# 149438 ـ مالدار باپ كو اپنے فقير اور تنگ دست بہو بیٹے پر خرچ كرنا چاہيے

**سوال**

ميرے ليے ايك محترم خاندان سے تعلق ركھنے والے با اخلاق اور ديندار شخص كا رشتہ آيا اور ميں نے يہ رشتہ اس كى جانب سے پيش كردہ شروط كے مطابق رشتہ قبول كر ليا، شرط يہ تھى كہ ميں اس كے والدين كے ساتھ رہوں گى اور ملازمت نہيں كرونگى.
ليكن مشكل يہ درپيش ہے كہ اسے ابھى تك كوئى ملازمت اور كام نہيں مل سكا، كيا ہمارے ليے اس ميں كوئى حرج تو نہيں كہ ميرا سسر اپنے بيٹے كو ملازمت حاصل ہونے تك اخراجات ادا كرے، يا كہ ہم ملازمت كے حصول تك شادى مؤخر كر ديں ؟

**پسندیدہ جواب**

الحمد للہ.

آپ پر كوئى حرج نہيں كہ شادى كے بعد آپ كا سسر آپ دونوں كے اخراجات برداشت كرے، جب آپ كا سسر مالدار اور غنى ہے اور اپنے تنگ دست بيٹے كے اخراجات برداشت كر سكتا ہے تو اسے بيٹے پر خرچ كرنا چاہيے، كيونكہ باپ كے ذمہ واجب نفقہ ميں شامل ہوگا حتى كہ بيٹے كو مل جائے، اور اس كى آمدنى كى كوئى صورت نكل آئے.

اور بيٹے كو بھى چاہيے كہ وہ ملازمت و كام كے حصول كى حقيقى كوشش كرے؛ تا كہ وہ اور اس كى بيوى اپنے والد پر بوجھ نہ بن جائے.

مرداوى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" آدمى پر واجب ہے كہ اس كے ذمہ جس كا نفقہ واجب ہے يعنى آباء و اجداد اور بيٹے اور پوتے وغيرہ جن كا اس پر نفقہ واجب ہے وہ اسے عفت و عصمت اختيار كرنے ميں معاون بنے، صحيح مسلك يہى ہے " انتہى

ديكھيں: الانصاف ( 9 / 404 ).

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" ہر وہ شخص جس كا كسى شخص پر دوسرے كو عفيف ركھنا لازم ہے، اس كى بيوى كا نان و نفقہ بھى اس پر لازم ہوگا؛ كيونكہ اس كے بغير اس كى عفت و عصمت كو محفوظ ركھنا ممكن ہى نہيں.

امام احمد رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ باپ پر اپنی بہو کا نان و نفقہ لازم نہیں؛ یہ اس پر محمول ہے کہ اگر بیٹے کے پاس نان و نفقہ ہو تو پھر باپ پر لازم نہیں ہوگا " انتہی

دیکھیں: المغنی ( 8 / 173 ).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر نوجوان کے پاس اپنی شادی کرنے کے لیے مطلوبہ مال ہو کہ وہ اتنی رقم اور مال سے شادی کر سکتا ہے تو اسے شادی کرنی چاہیے، اور اگر اس کے پاس مال نہ ہو اور اس کا والد اس کی شادی کرنے پر قادر ہو تو والد کو اس کی شادی کرنا ہوگی.

اسی طرح باپ کے ذمہ بیٹے کا نان و نفقہ اور کھانا پینا اور لباس اور رہائش بھی واجب ہوگی، اللہ تعالی نے جسے غنی اور مالدار کیا ہو اور اس کے بچے نکاح کی عمر کو پہنچ چکے ہوں اور وہ باپ سے شادی کرنے کا کہیں یعنی یا تو واضح الفاظ میں شادی کا مطالبہ کریں، یا پھر ان کے اعمال اور افعال شادی کرنے پر دلالت کرتے ہوں تو باپ کے لیے انہیں شادی سے روکنا حلال نہیں.

بلکہ ان کی شادی واجب ہے، اگر وہ انکی شادی نہیں کرتا تو گنہگار ہوگا، اور اللہ تعالی اس کے مال و دولت میں برکت نہیں فرمائیگا " انتہی

دیکھیں: فتاوی نور علی الدرب ( 9 / 492 ).

اور شیخ عبد الکریم الخضیر حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" اولاد میں سے محتاج اور ضرورتمند جس کا کوئی کام نہ ہو اور اس کا والد مالدار اور قدرت رکھتا ہو تو اسے محتاج بیٹے پر خرچ کرنا لازم کیا جائیگا " انتہی

دیکھیں: فتاوی الشیخ عبد الکریم الخضیر ( 23 ).

واللہ اعلم .